سپرنیٹ کی کارکردگی کا اعزاز 2009ء کا برانڈ آف دی ایئر ایوارڈ

سپرنیٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر جناب عمران ملک کیساتھ خصوصی گفتگو

(انٹرویو: نجم الحسن عطاء)

جناب عمران ملک

جنگ: 2009ء کا برانڈ آف ایئر وارڈ سپرنیٹ کو دیا گیا اس سلسلے میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟

عمران ملک: ہمارا ادارہ گزشتہ 15 برسوں سے ڈیٹا کمیونیکیشن کے شعبے میں خدمات فراہم کررہا ہے یہ ہمارے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ سال 2009ء کا برانڈ آف دی ایئر ایوارڈ ہمیں دیا گیا یہ بہت خوش آئند بات ہے کہ کارپوریٹ سیکٹر میں بہترین پرفارمنس دینے والے اداروں کی حوصلہ افزائی کیلئے اس ایوارڈ کا اجراء کیا گیا ہے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ اس ایوارڈ کیلئے کسی بھی ادارے کے چناؤ کا طریقہ کار بہت شفاف رکھا گیا ہے۔ اس سے کارپوریٹ سیکٹر میں صحت مند مقابلے کی بہترین فضا بنے گی سپرنیٹ کا کسٹمر سروس کا شعبہ بہت فعال ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوارڈ ہمارے کسٹمر سروس کے شعبے کی شاندار خدمات کے عوض ہمیں دیا گیا ہے ہمارے زیادہ تر کلائنٹس کارپوریٹ ہی ہیں اور سال ہا سال سے انہیں بہترین خدمات فراہم کررہے ہیں۔

جنگ: کیا آپ موجودہ گروتھ ریٹ سے مطمئن ہیں، مستقبل میں آپ کی کیا توقعات ہیں؟

عمران ملک: ہمارا تعلق براہ راست ڈیٹا کمیونیکیشن سے ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا کمیونیکیشن کا تعلق کسی بھی ملک کی اکانومی کے حجم کے ساتھ ہوتا ہے جب اکانومی بڑھتی ہے تو ڈیٹا کمیونیکیشن کی ضرورت بھی اسی حساب سے بڑھتی ہے۔ اس کی مثال ہم سنگاپور جیسے چھوٹے ملک سے لے سکتے ہیں وہ ہمارے کسی بھی بڑے شہر سے رقبے اور آبادی کے لحاظ سے چھوٹا ملک ہے لیکن اس کی ڈیٹا کمیونیکیشن کی انڈسٹری ہمارے مقابلے میں بہت بڑی ہے پاکستان میں گزشتہ چند سالوں میں ڈیٹا کمیونیکیشن خاص طور پر براڈ بینڈ میں بہت گروتھ آئی ہے جبکہ آئندہ چار یا پانچ سالوں میں اس میں گروتھ کی بہت زیادہ گنجائش ہے میں اس بات کی اُمید کرتا ہوں کہ آنے والے برسوں میں اس شعبے کا گروتھ ریٹ ہماری جی ڈی پی کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوگا اس سے یہ شعبہ ترقی کی نئی منازل طے کرے گا آنے والے سالوں میں امید ہے کہ ہماری انڈسٹری 20 سے 25 فیصد شرح گروتھ حاصل کرلے گی۔

جنگ: وائرلیس اور سیٹ لائٹ سروسز میں بنیادی طور پر کیا فرق ہے؟

عمران ملک: وائرلیس اور سیٹلائٹ میں بنیادی فرق بینڈوڈتھ اور قیمت کا ہے سیٹلائیٹ کی بینڈوڈتھ بہت زیادہ نہیں ہے مگر یہ بہت مہنگی سروس ہے۔ اگر آپ کو دور دراز علاقوں میں جانا ہے تو سیٹلائیٹ سے اچھا میڈیم کوئی نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ نے ایک ہی وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک رسائی حاصل کرنی ہے تو وائرلیس اس کا بہترین حل ہے یہاں میں خاص طور پر سیٹلائیٹ کے حوالے بتاتا چلوں کہ پاکستان نے گزشتہ پانچ برسوں میں سیٹلائیٹ میں بہت ترقی کی ہے اس وقت ہمارا سیٹلائیٹ PAKSAT-1 مکمل طور پر فعال ہے جبکہ اس سیٹلائیٹ کے متبادل PKSAT-1R کا آرڈر چائنا کی ایک کمپنی کو دیا جاچکا ہے۔ یہ سیٹلائیٹ بھی اپنے تعمیری مراحل سے گزر رہا ہے۔

جنگ: ترقی یافتہ ممالک میں آئی ٹی اور کمیونیکیشن میں آئے روز نئی ایجادات کے باعث تیزی سے تبدیلیاں رونما ہورہی ہیں کیا ہمارے ہاں اس شعبے پر مناسب توجہ دی جارہی ہے؟

عمران ملک: ہمارے ہاں ابھی تک کوئی ایسا آر اینڈ ڈی کا باقاعدہ عالمی معیار کا ادارہ کام نہیں کررہا۔ ڈیٹا کمیونیکیشن میں شامل کوئی کمپنی ٹیکنالوجی متعارف کروانے سے قبل اس بات کا جائزہ ضرور یتی ہے کہ متعلقہ ٹیکنالوجی اپنے کون سے ارتقائی مراحل ہے کیونکہ اگر وہ کوئی ایسی ٹیکنالوجی چن لیتا ہے تو دنیا میں ترک ہوئی جارہی ہو یا اس متبادل ٹیکنالوجی اس سے بہتر نتائج دے رہی ہو تو وہ آپریٹر نقصان اٹھاتا ہے۔

جنگ: سپرنیٹ جو ٹیکنالوجیز استعمال کررہا ہے کیا اس کے ماہرین ہمارے ہاں دستیاب ہیں اور کیا ہمارے تعلیمی اداروں میں ان ٹیکنالوجیز کے بارے میں پڑھایا جارہا ہے؟

عمران ملک: براہ راست ہمیں ہمارے زیر استعمال ٹیکنالوجیز کے کمیونیکیشن انجینئرز نہیں ملتے ہم مارکیٹ سے انجینئرز کو ہائر کر کے جاب پر ٹریننگ فراہم کرتے ہیں اس سلسلے میں ہم نے NUST کے تعاون سے ملٹری سگنلز کالج میں سیٹلائیٹ کمیونیکیشن لیب بنائی ہے ہم نے اس ٹیکنالوجی سے متعلق کورسز اور پریکٹیکل بھی ڈیزائن کئے ہیں۔

NUST کے گریجویٹس جب اس لیب میں چھ ماہ کا پریکٹیکل کورس کرنے کے بعد باہر نکلیں گے تو ان کے پاس سیٹلائیٹ ٹیکنالوجی کی بنیادی ضروری مہارت ہوگی۔ لیب میں اس وقت پہلا سمسٹر جاری ہے۔

جنگ: ڈیٹا کمیونیکیشن کے بارے میں حکومت کی وضع کردہ پالیسیوں سے کس حد تک مطمئن ہیں؟

عمران ملک: جیسے جیسے ہمارے ملک میں آئی ٹی اور کمیونیکیشن کے شعبوں میں ترقی ہوئی ہے حکومت نے اس کی بہتر انداز میں سرپرستی کی ہے اور ایسے اقدامات کے باعث ہی کمیونیکیشن کے شعبے میں ترقی کی رفتار دوسرے شعبوں کی نسبت زیادہ ہے حکومتی اقدامات کے باعث ملک کے کم ترقی یافتہ اور دور دراز کے اضلاع میں بھی ڈیٹا کمیونیکیشن کی صورت حال بہت بہتر ہوگئی ہے۔ لیکن ابھی بھی اس میں بہت گنجائش ہے اس سلسلے میں USF کا کردار قابل ستائش ہے USF نے مالاکنڈ اور چاغی جیسے اضلاع میں سیلولر سروسز کیلئے بہت کام کیا ہے اسی طرح براڈ بینڈ سروسز کے پھیلاؤ کیلئے پنجاب اور سندھ کے اضلاع میں بھی کام کیا ہے۔

جنگ: TRANSIT انٹرنیٹ کیا ہوتا ہے؟

عمران ملک: یہ ایک خاص ٹرم ہے جو ہم کمیونیکیشن میں اپنے ایسے کلائنٹ کیلئے استعمال کرتے ہیں جو مخصوص بینڈ وڈتھ کا خواہاں ہوتا ہے عام صارف کو Random آئی پی ایڈریس اور کم بینڈ وڈتھ ملتی ہے جبکہ Transit انٹرنیٹ سروس حاصل کرنے والے کو مخصوص آئی پی ایڈریس دیا جاتا ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ جتنی بینڈ وڈتھ اس نے Aquire کی ہے وہ اس کو پوری ملے۔

جنگ: انٹرنیٹ صارفین سے اکثر کم اسپیڈ کی شکایات سننے کو ملتی ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

عمران ملک: اس کی وجہ ویب سرور ہوتی ہے اگر آپ کا کنکشن ایسے Server سے آرہا ہے تو ڈائل اپ پر ہے تو لامحالہ اسپیڈ کم ہوگی دوسری وجہ ڈیٹا شیئرنگ ہے جب آپ عام کنکشن استعمال کررہے ہوتے ہیں تو آپ اسپیڈ شیئر کرتے ہیں اس سے Browsing میں کمی بیشی آتی ہے۔

جنگ: پاکستان میں کن شعبوں میں براڈ بینڈ کا استعمال زیادہ کیا جارہا ہے؟

عمران ملک: ہمارے ملک میں خاص طور پر کارپوریٹ سیکٹر میں بینکنگ سیکٹر ایسا واحد سیکٹر ہے جو بہت منظم طریقے سے براڈ بینڈ سے استفادہ حاصل کررہا ہے اس کا سارا کریڈٹ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو جاتا ہے جس نے ریگولیشن ایسی جامع اور سخت بنائی ہے جس کے باعث ملک کے تمام بینک آن لائن سروسز کیلئے دیا کے بہترین سافٹ ویئر اور فعال انٹرنیٹ سروسز استعمال کررہے ہیں اس کے بعد ملک میں کام کرنے والی ملٹی نیشنل کمپنیاں آتی ہیں جو پورے ملک میں پھیلے اپنے نیٹ ورک کو دیکھنے کیلئے براڈ بینڈ سروسز استعمال کرتی ہیں بتدریج ملک میں براڈ بینڈ سروس کا استعمال بڑھتا چلا جارہا ہے۔

جنگ: CSR کے سلسلے میں سپرنیٹ نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

عمران ملک: چونکہ ہمارا تعلق خدمات کے ایسے شعبے سے ہے جو انفارمیشن شیئرنگ میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے اس سلسلے میں ہم ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں سیٹلائیٹ کمیونیکیشن کے بارے میں فری سیمنار کررہے ہیں سیٹلائیٹ کمیونیکیشن لیب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اس لیب میں ہم نے کچھ سروسز Donate بھی کی ہیں ہمارا مقصد یہ ہے کہ جب طلباء اس لیب سے باہر آئیں تو سیٹلائیٹ کمیونیکیشن کے کسی بھی شعبے میں اپنے آپ کو فٹ کرنے کا اہل پائیں اس طرح سے ہم بحیثیت کارپوریٹ اپنی CSR کی ذمہ داری نبھارہے ہیں ہم اپنی ڈائل اپ سروسز کے ذریعے اسکولوں اور کالجز کو بھی پروموٹ کرتے ہیں چند فلاحی اداروں کو بھی ہم نے اپنی خدمات Donate کررکھی ہیں۔